سوال

(234) عورتوں کا مردوں کو بوسہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں چھ ماہ یا ایک سال بعد اپنے خاندان اور رشتہ داروں سے ملاقات کے لئے جاتا ہوں تو تمام چھوٹی بڑی عورتیں میرا استقبال کرتی اور مجھے بوسے دیتی ہیں جس سے مجھے بہت شرم وحیا اور خجالت محسوس ہوتی ہے، سچی بات یہ ہے کہ یہ عادت ہمارے علاقے میں بہت عام ہے اوراس طرح میرے خاندان والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ بزعم خود وہ کسی حرام چیز کا ارتکاب نہیں کررہے لیکن میں نے بحمداللہ اسلامی تہذیب وثقافت کو اختیار کیا ہوا ہے اس لئے مجھے اس کام کی وجہ سے بہت حیرانی وپریشانی ہے لہذا سوال یہ ہے کہ میں، عورتوں کی اس بوسہ بازی سے کس طرح بچ سکتا ہوں ،اگر میں ان سے مصافحہ نہ کروں تووہ شدید ناراض ہوں گی اور کہیں گی کہ یہ شخص ہمارا احترام نہیں کرتا، ہمیں ناپسند کرتا ہے اور ہم سے محبت نہیں کرتا۔ ۔ ۔ یاد رہے اس محبت سے مراد وہ محبت ہے جو ایک خاندان کے افراد کو ایک دوسرے سے ہوتی ہے،وہ محبت مراد نہیں ہے جو ایک لڑکے کو لڑکی سے ہوتی ہے۔ ۔ ۔ اگر میں عورتوں کو بوسہ دوں توکیا یہ گناہ ہوگا خواہ اس میں میری نیت بری نہ بھی ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی یا محارم کے سوا کسی اور عورت کو بوسہ دے یا اس سے مصافحہ کرے بلکہ ایسا کرنا ان امور میں سے ہے جو حرام ہیں فتنہ کا باعث اور فواحش ومنکرات کے ظہور کا سبب ہیں۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔'' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی بھی کسی (غیر محرم) عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا، آپؐ عورتوں سے بیعت زبانی لیا کرتے تھے۔''

غیر محرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے یہ بات زیادہ قبیح ہے کہ انہیں بوسہ دیا جائے خواہ وہ چچا یا پھوپھی کی بیٹیاں یا پڑوسی ہی کیوں نہ ہوں، یہ حرام ہے اوراس کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے نیز حرام فواحش ومنکرات میں بتلا ہونے کا یہ ایک بڑا ذریعہ ہے، لہذا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس سے اجتناب کرے اوران تمام قریبی وغیر قریبی عورتوں کو جن کی یہ عادت ہو،انہیں سمجھائے کہ یہ حرام ہے،لوگ خواہ اس کے عادی بھی ہوں توپھر بھی کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں خواہ قریبی رشتہ داروں اور شہر میں بسنے والے لوگوں میں اس کا رواج ہی کیوں نہ ہو،اس کا سختی سے انکار کردینا چاہئے اور معاشرہ کو اس سے اجتناب کی تلقین کرنی چاہئے، ملاقات کے وقت عورتوں سے مصافحہ وبوسہ کے بجائے محض سلام وکلام ہی پر اکتفا کرنا چاہئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص366

محدث فتویٰ